ٹیلیفون نمبر ۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم چہار شنبہ

جلد ۳۴	۵ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش	۴ رجب ۱۳۶۵ھ	۵ جون ۱۹۴۶ء	نمبر ۱۳۱

121

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ احسان۔ آج نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج حضور نے چار گھنٹے تین منٹ ملاقاتیں فرمائیں ملاقات کا شرف حاصل کرنے والوں میں انچارج صاحب تحریک جدید۔ اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب۔ ملک مولا بخش صاحب۔ اور کارکنان احمدیہ سنڈیکیٹ بھی تھے۔

— حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

— خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو آج خون کا دباؤ بڑھ جانے کی تکلیف ہو گئی اصل مرض میں بھی ابھی تک کوئی نمایاں فرق نہیں ہوا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب معہ اہل و عیال خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

دو تازہ رویا

فرمودہ ۲۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش مطابق ۲۶ مئی ۱۹۴۶ء

مرتبہ:۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل

بعد نماز مغرب کی مجلس میں فرمایا:۔

پہلا رویا

اللہ تعالےٰ نے مجھے وحی اولیاء کا بھی علم دیا ہے اور وحی انبیاء کا بھی

تین چار دن ہوئے میں نے رویا میں دیکھا کہ میں اسی طرح کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوں۔ اور میں دوستوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے وحی اولیاء کا بھی علم دیا ہے۔ اور وحی انبیاء کا بھی علم دیا ہے۔ میں آپ کو وحی اولیاء کے متعلق بتا چکا ہوں۔ اب وحی انبیاء کے متعلق بتاتا ہوں۔ اسکے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

تعبیر

حضور نے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کسی خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں انبیاء اور اولیاء کی پیشگوئیاں پوری ہونگی۔ ہم وحی و نبیاء تو ہر روز ہی سنتے ہیں۔ لیکن رویا کے الفاظ اس طرح ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے وحی اولیاء کا بھی علم دیا ہے اور وحی انبیاء کا بھی علم دیا ہے۔ شائد وحی اولیاء کو اس لئے پہلے رکھا گیا ہو۔ کہ اولیاء کی پیشگوئیاں عوام الناس میں زیادہ مشہور اور نمایاں ہوتی ہیں۔ اس لئے وحی اولیاء کا ذکر پہلے کیا گیا۔ اور وحی انبیاء کا بعد میں۔

دوسرا رویا

سردار وریام سنگھ صاحب کے متعلق

پرسوں میں نے ایک اور رویا دیکھا گو مجھے اس کے مضمون کی پوری طرح سمجھ نہیں آئی۔ لیکن میں آپ لوگوں کے سامنے بیان کر دیتا ہوں۔ موضع بھامبڑی میں جو جھگڑا ہوا تھا اس میں ایک سکھ سپرنٹنڈنٹ پولیس سردار وریام سنگھ صاحب نے جو ان دنوں ضلع گورداسپور میں متعین تھے ظاہر طور پر ہماری جماعت کے خلاف حصہ لیا تھا۔ ہماری جماعت کے خلاف ان کے دل میں سخت غصہ تھا۔ ایک دفعہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ان سے ملے۔ تاکہ ان کو جماعت کے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچائیں۔ تو انہوں نے کہا کہ مجھے آپ کی جماعت سے بہت شکوہ ہے۔ کیونکہ آپ کی جماعت سکھوں کی دشمن ہے۔ بھامبڑی کے کیس میں باوجود اس کے کہ جو حالات ہماری جماعت نے پیش کئے وہی صحیح تھے۔ اور ہمارے مقابل پر جو باتیں فریق مخالف نے پیش کیں۔ وہ صریحاً غلط تھیں۔ ان سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے فریق مخالف کی باتوں کو درست تسلیم کیا۔ اور ہماری باتوں کو غلط سمجھا۔ بہر حال ہماری طبیعت پر ان کے متعلق بُرا اثر تھا۔ اور ان کو گورداسپور سے تبدیل کرانے میں بہت کچھ حصہ ہمارا بھی تھا۔ ان کے ایک ماتحت افسر نے خلاف قانون کام کیا۔ سردار وریام سنگھ صاحب نے اپنے ماتحت افسر کی حمایت کی۔ ہماری جماعت نے اس معاملہ میں ان کی مخالفت کی اور افسران بالا کو صحیح حالات سے آگاہ کر دیا سردار وریام سنگھ صاحب یہ سمجھے کہ مجھے ذلیل کرنے کے لئے جماعت نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ جب ڈپٹی کمشنر صاحب کو صحیح حالات پہنچائے گئے تو انہوں نے اس تھانیدار کو سزا دینی چاہی۔ اس بات پر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس اور ڈپٹی کمشنر صاحب میں اختلاف پیدا ہو گیا پہلے تو حکومت کی طرف سے ڈپٹی کمشنر صاحب کو بدلنے کا فیصلہ کیا گیا لیکن جب صحیح حالات حکومت کے سامنے رکھے گئے۔ تو اس نے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کو تبدیل کر دیا۔ یہ الفاظ جو میں ابھی بیان کرونگا۔ انہی سردار وریام سنگھ صاحب کے متعلق ہیں۔

رویا میں میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی کے الفاظ مجھ پر نازل ہو رہے ہیں۔ لیکن بول میں رہا ہوں۔ میں عربی میں تقریر کر رہا ہوں۔ لفظاً قریباً سب کے سب مجھے یاد ہیں۔ سوائے کسی جگہ قلیل تغیر کے جو حافظہ کی وجہ سے ہو گیا ہو۔ میں سردار وریام سنگھ صاحب کے متعلق کہتا ہوں

قبل مجیئہ الی قادیان کان شاباً طیباً نظیفاً فلما لقیہ الذئب خرّب اخلاقہ وافسد قلبہ۔ یعنی قادیان یا گورداسپور آنے سے پہلے وہ پاک اور عمدہ خیالات کے آدمی تھے۔ مگر جب "ذئب" ان کو ملا۔ تو اس نے ان کے اخلاق خراب کر دیئے۔ اور دل بگاڑ دیا۔ جب میں نے آخری فقرہ کہا تو میری طبیعت گھبرائی ہے۔ کہ میں یہ کیا کہہ رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کے نتیجے میں تو اصلاح ہوتی ہے۔ لیکن میں کہہ رہا ہوں کہ

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

جب اسے رب ملا تو اس کی اخلاقی حالت خراب ہو گئی۔ اس وقت خواب میں ہی چودھری محمد اسحاق صاحب جو پہرے دار ہیں کہتے ہیں کہ حضور رب سے مراد رب نواز ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص رب نواز ہے۔ جو سلسلہ کا دشمن ہے۔ اور چودھری محمد اسحاق صاحب اس کو جانتے ہیں۔ اور اس کے متعلق وہ کہہ رہے ہیں کہ اس نے سردار وریام سنگھ صاحب پر برا اثر ڈالا۔

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ جب میں بیدار ہوا تو میرے ذہن میں فوراً یہ بات گزری کہ رب سے مراد کنج بہاری لال بھی ہو سکتا ہے کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو رب قادیان کہتا ہے، معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس میں بتایا ہے کہ سردار وریام سنگھ صاحب تو اچھے آدمی تھے۔ لیکن جب انہیں کنج لال ملا تو اس نے ہمارے متعلق ان کے خیالات خراب کر دیئے۔ اور انہیں ہم سے بدظن کر دیا مجھے الیا معلوم ہوتا ہے جیسے رویا میں یہ عبارت لکھی ہوئی بھی

تیر سامنے آئی اور رب کا لفظ اس میں خطوط وحدانی میں تھا۔ اگر جو معنے میں نے بیداری میں سمجھے۔ تو چونکہ الرّب کا لفظ خطوط وحدانی میں تھا وہ طنز پر دلالت کریگا۔ اور اس کے معنے ہوں گے کہ وہ شخص جو گستاخی اور جہالت سے اپنے آپ کو رب کہتا ہے۔ اور اس کا استعمال ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ ہم متکبر دوزخی سے کہیں گے۔ ذق انک انت العزیز الکریم۔ کہ اب اس جہنم کا مزا چکھ کیونکہ تو تو اپنے آپ کو شریف اور معزز سمجھتا تھا۔ اس جگہ یہ مراد نہیں۔ کہ تو واقعہ میں شریف اور معزز ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ چونکہ وہ اپنے آپ کو شریف اور معزز سمجھتا تھا۔ اس لئے بطور طنز اسے کہا جائیگا۔ کہ تو بڑا عزیز اور کریم ہے۔ اسی طرح الرب بھی اسے طنزاً کہا گیا ہے۔ کہ وہ کہتا اپنے آپ کو رب ہے۔ اور اس کا کام لوگوں کے دلوں میں منافرت کے جذبات پیدا کرنا ہے۔

سپین میں تبلیغی احمدیہ مشن قائم کرنے کے لئے احمدی مجاہدین کی روانگی

لنڈن ۳ر جون۔ مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی اور مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر احمدی مجاہدین آج سپین کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین علیہا السلام فرماتی ہیں کہ میری نواسی طیبہ بیگم (بیگم مرزا مبارک احمد) کے ایام زچگی قریب ہیں۔ مگر بعض خاص کمزوریوں کی وجہ سے حالت قابل فکر ہے۔ اس لئے میں تمام احباب جماعت سے استدعا کرتی ہوں۔ کہ عزیزہ کے بخیریت فارغ ہونے اور زندہ سلامت بچہ کی پیدائش کے لئے دعائے خاص کر کے ممنون فرمائیں۔

(سیدہ حضرت) مبارکہ بیگم

تعلیم الاسلام کالج قادیان میں داخلہ

کالج میں داخلہ ۱۰ر جون سے ۷ ر جون تک جاری رہیگا

شرائط داخلہ

داخل ہوتے وقت تمام امیدواران کو چاہیئے کہ وہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں۔

(۱) پروویژنل سرٹیفکیٹ جس میں پاس شدہ امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور تاریخ پیدائش درج ہو۔ (۲) کیرکٹر سرٹیفکیٹ

(۳) بیرونی یونیورسٹیوں سے آنے والے طلباء کے لئے اپنی یونیورسٹی سے Migration Certificate لانا بھی لازمی ہوگا۔

مضامین

فی الحال مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ انگریزی۔ عربی۔ فارسی ریاضی۔ اقتصادیات۔ تاریخ۔ فلسفہ فزکس۔ کیمسٹری اس کے علاوہ اختیاری مضمون کے طور پر اردو لیا جا سکتا ہے لیکن دینیات کا پڑھنا لازمی ہے۔

اندازہ اخراجات

(ا) خرچ بوقت داخلہ

(۱) فیس داخلہ ۔۔۔۔ ۲ روپے

(۲) یونیورسٹی رجسٹریشن فیس ۔۔ ۸۔ لہ

(۳) لائبریرین سیکورٹی ۔۔۔۔ ۵ Refundable

(۴) فیس برائے ہلال احمر ۔۔ ۲ سالانہ بوقت داخلہ۔

(۵) فیس برائے امتحانات کالج ۔۔۔ ۲ سالانہ

شرح ماہانہ فیس

(ب) ایف اے (آرٹ) ۔۔۔۔ ۶ روپے

ایف ۔ اے (سائنس آرٹ) ۔۔۔ ۷ ''

ایف۔ ایس۔ سی ریاضی کے ساتھ ۔۔۔ ۸ ''

(ج) دیگر اخراجات

یونین فنڈ ۔۔ لہ ۔ ۱ ماہانہ

فیس علاج معالجہ ۔۔ لہ ۔ ''

فیس ہلال احمر ۔ ۲ ۔ ''

(د) ہوسٹل کے اخراجات

فیس داخلہ ۔۔۔ ۱ روپیہ

رہائشی کمرہ (برائے ایک فرد) ۔۔۔ ۳ روپے

رہائشی کمرہ (برائے متعدد افراد) ۔۔۔ ۲ ''

خرچ روشنی ۔۔۔ ۸ ۔ ۱ روپیہ

ہوسٹل سیکورٹی ۔۔۔۔ ۵ روپے Refundable

پیشگی برائے خرچ خوراک بطور ضمانت } ۔۔۔۔ ۱۰ روپے

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

تلاش

بیس پچیس روز ہوئے۔ میرے والد محمد الدین صاحب قادیان آئے۔ اور چند روز قیام کر کے واپس امرتسر گئے۔ اور وہاں سے عازم لاہور ہوئے۔ مگر لاہور نہیں پہنچے اور نہ اپنے گھر واپس گئے ہیں۔ جہاں جہاں ان کے ٹھہرنے کا امکان ہو سکتا تھا۔ خط لکھکر معلوم کیا مگر کوئی پتہ نہیں چلا اگر وہ خود یہ سطور ملاحظہ فرمائیں۔ یا کسی اور کو ان کے

یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۹ ماہ جون ۱۹۴۶ء مطابق ۹ احسان ۱۳۲۵ہش بروز اتوار یوم سیرت النبی مقرر ہے۔ ہر جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس دن پبلک جلسے کئے جاویں۔ اور سیرۃ النبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں جماعت احمدیہ کا نقطہ نظر پیش کیا جاوے۔

جملہ جماعتہائے اندرون ہند ایسے جلسے منعقد کر کے رپورٹیں دفتر نظارت دعوت تبلیغ میں بھجوائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ٹیلیفون

بعض دوست بیرونجات سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام براہ راست ٹیلیفون کرتے ہیں (حالانکہ یہ امور دفتر کی معرفت حضور کی خدمت میں عرض کئے جا سکتے ہیں) اس سے حضور کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔ لہذا دوستوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام براہ راست ٹیلیفون کال بک نہ کیا کریں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

سپیشل کلاس میں داخل ہونیوالے طلباء فوری توجہ کریں

میٹرک میں کامیاب ہونے والے طلباء میں سے جو دینی تعلیم اور عربی زبان سیکھنا چاہیں۔ وہ جلد تر سپیشل کلاس جامعہ احمدیہ میں تشریف لائیں۔ اس کلاس کی پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ دیر سے آنے والے طالب علموں کا نقصان ہوگا۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۳ رماہ احسان ۱۳۲۵ھش مطابق ۳ رجون ۱۹۴۶ء

ہر احمدی اپنی پیدائش کی غرض پر غور کرے

آج بعد نماز مغرب تا عشاء کی مجلس میں پہلے تجارتی امور کے متعلق فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے کارکنوں سے حضور گفتگو فرماتے رہے۔ عرض کیا گیا کہ ہندوستان میں بعض اشیاء بنانے کے لئے خام مصالحہ کثرت سے مل سکتا ہے۔ اور ان اشیاء کی مانگ بھی بہت ہے۔ اس لئے وہ کافی کھپ سکتی ہیں۔ فرمایا ہندوستان سے کئی خام اشیاء کا مصالحہ باہر جاتا ہے۔ مثلاً روئی ہے۔ اور کئی قسم کے زائد اخراجات کے باوجود کپڑا بنا کر بھیجتے ہیں۔ تو وہ ہندوستان میں بنے ہوئے کپڑے سے سستا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اسکی وجہ کیا ہے۔ اور اسے مدنظر رکھ کر کام کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد حضور نے حدیث پڑھنے والے طالب علموں کو مخاطب کرکے فرمایا وہ بتائیں کہ حارث حراث والی حدیث کا کیا مطلب ہے۔ یعنی حارث کے ساتھ حراث لگانے میں کیا حکمت ہے۔ اگر حارث کہہ دینا کافی تھا۔ تو ساتھ حراث کیوں کہا گیا۔ اور اگر حراث کہنا کافی تھا۔ تو ساتھ حارث کیوں کہا گیا۔ فرمایا اس کے متعلق غور کرکے بتایا جائے۔

اس کے بعد ایک نہایت ہی پُر معارف اور عرفان میں ڈوبی ہوئی تقریر کی۔ جس میں فرمایا۔ دنیا میں بہت سی چیزوں کے فوائد تو ظاہر ہوتے ہیں۔ مگر بہت سی چیزیں ایسی بھی ہیں جن کے عام طور پر فوائد ظاہر نہیں ہوتے۔ اس لئے لوگ حیران ہوتے ہیں۔ کہ ان کے پیدا کرنے کی کیا غرض و غائت ہے بہت لوگ سوال کرتے ہیں۔ کہ ایسے جنگلوں میں جہاں کوئی آبادی نہیں ہوتی۔ اور ایسے پہاڑوں میں جہاں انسان کا پہنچنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور شاذ و نادر ہی کوئی پہنچ سکتا ہے۔ نہایت دلکش اور خوبصورت پھول کیوں پیدا کئے گئے۔ پھر ہزاروں ہزار اقسام کے کیڑے کیوں پیدا کئے گئے۔ قسم قسم کی جڑی بوٹیوں کو اتنی کثرت سے کیوں اگایا گیا۔ جو استعمال میں نہیں آتیں۔ غرض خشکی سمندر اور ہوا میں ہزارہا چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق انسان سوال کرتا ہے کہ وہ کیوں پیدا کی گئیں۔ دشوار گزار پہاڑوں میں جب کوئی انسان بڑی مشکل اور تکلیف سے پہنچتا ہے۔ تو بعض اوقات آگے نہایت خوبصورت اور دلکش پھولوں کا نظارہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے مقام پر اس قسم کا نظارہ پیدا کرنے کی غرض کیا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی بہترین مخلوق پھولوں کی شکل میں چونکہ وہاں بنائی جاتی ہے۔ جہاں سینکڑوں سالوں سے اسے دیکھنے والا کوئی نہیں۔ اس لئے سوال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے یہ نظارہ ایسی جگہ کیوں بنایا۔ جہاں کوئی دیکھنے والا نہیں خدا تعالےٰ کی یہ مخلوق ہزاروں سالوں سے یوں ہی بن اور بگڑ رہی ہے۔ کوئی اس سے فائدہ نہیں اٹھا رہا۔ پھر اس کے پیدا کرنے کی غرض کیا ہے۔

اس قسم کے سوالات کے جواب میں کہا جاتا ہے۔ کہ کئی چیزیں ایسی ہیں جنکے فوائد عرصہ کے بعد معلوم ہوتے ہیں۔ پہلے ان کو نکما اور بیکار سمجھا جاتا تھا۔ مگر بعد میں ان کے بڑے بڑے فوائد ثابت ہوئے اسی طرح ان چیزوں کے فوائد بھی کسی وقت معلوم ہو جائیں گے۔ یا یہ کہ دشوار گزار مقامات پر ایسے نظارے اس لئے بنائے گئے۔ کہ جو لوگ تکلیف اور مشقت برداشت کرسکیں وہ وہاں جائیں اور خاص نظارے دیکھیں ان سوالات اور جوابات سے پتہ لگتا ہے کہ انسان اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ دنیا میں ہر چیز کے پیدا ہونے کی کوئی وجہ اور غرض ہونی چاہیئے۔ مگر کبھی انسان کو یہ بھی خیال آیا۔ کہ مجھے کیوں خدا تعالےٰ نے پیدا کیا۔ اور میرے پیدا ہونے کی کیا غرض ہے۔ وہ اور چیزوں کے پیدا ہونے کی وجہ معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اس کے دل میں خیال نہیں آتا تو یہ کہ میں کیوں پیدا کیا گیا۔ میری پیدائش کی غرض کیا ہے۔ دنیا میں اکثر لوگ ایسے ہیں جن کی زندگی ہوئی نہ ہوئی برابر ہوتی ہے۔ کیونکہ انہیں نہ اپنی زندگی کی غرض و غائت معلوم ہوتی ہے۔ اور نہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر حضور نے اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا۔ اگر ہماری جماعت کے سب لوگ اس بات پر غور کریں۔ تو ان میں سستی اور غفلت ایک کام شروع کرکے ادھورا چھوڑ دینے اور دین کے کاموں سے بے اعتنائی نہ رہے۔ غور کرو دُنیا میں کتنے آدمی۔ ہٹلر۔ نپولین اور تیمور بن سکتے ہیں۔ بہت تھوڑے بہت ہی تھوڑے کیونکہ دنیوی ترقی کا میدان بہت تنگ ہے۔ لیکن ایک میدان ایسا بھی ہے۔ جہاں ہر انسان نمایاں بن سکتا ہے۔ جتنی چاہے ترقی کرسکتا ہے۔ اور کسی کو نقصان پہنچائے اور کسی کا راستہ روکے بغیر کرسکتا ہے۔ وہ خدا رسیدہ بننے کا میدان ہے۔ اس میں کسی کے بڑھنے سے کسی کا کچھ ہرج نہیں ہوتا۔ پھر ہر پیشہ اور ہر درجہ کا انسان خدا رسیدہ بن سکتا۔ اور ہر انسان یہ کمال حاصل کرسکتا ہے۔ ایک بادشاہ کا بیٹا اور بادشاہ بھی خدا رسیدہ ہوسکتا ہے۔ اور ایک فقیر بے نوا بھی خدا رسیدہ بن سکتا ہے۔ کیونکہ یہ رستہ ایسا ہے کہ اس پر چلنے والوں میں لڑائی جھگڑائی کا کوئی سوال نہیں۔ لوگ کہتے ہیں ایک اقلیم میں دو بادشاہ نہیں سما سکتے۔ مگر اولیاء اللہ کا وہ مقام ہے کہ اقلیم چھوڑ ایک گھر چھوڑ ایک کمرہ میں بھی دس اولیاء رہ سکتے ہیں۔ اور اس میں کسی کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ سے تعلق کے رستے اتنے وسیع ہیں۔ کہ ان میں کبھی کمی نہیں آسکتی۔ جس طرح سمندر میں سے چڑیا چونچ بھر کر پانی لے جائے۔ تو اس میں کوئی کمی نہیں کرسکتی۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے تعلق کا حال ہے۔ یہ اتنا وسیع خزانہ ہے کہ اس کے متعلق کمی کا خیال بھی نہیں آسکتا۔ کمی دنیوی چیزوں میں آتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی محبت اور پیار میں کمی نہیں آسکتی۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کی اتنی محبت حاصل ہوئی کہ جس کی کوئی مثال نہیں۔ مگر باوجود اسکے خدا تعالےٰ کے پاس ابو بکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ علیؓ۔ طلحہؓ اور زبیرؓ کو دینے کے لئے بھی محبت موجود تھی۔ اور انہوں نے محبت حاصل کی۔

ہماری جماعت کے لوگوں کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہماری پیدائش کی کوئی غرض ہونی چاہیئے۔ مرنا تو ہر انسان کو ہے۔ پھر وہ غور کرے۔ کہ مرنے کے بعد پیچھے کیا چھوڑ کر جاؤنگا۔ کیا میں اس لئے پیدا ہوا کہ چند سال دنیا میں زندہ رہ کر ختم ہو جاؤں اصل بات یہ ہے۔ کہ اگر کوئی خدا تعالےٰ کا پیارا بن جائے۔ تو خواہ دنیا سے مٹ بھی جائے۔ خدا تعالےٰ کے رجسٹر سے اسکا نام کبھی نہیں مٹ سکتا۔ اور یہ وہ مقام ہے۔ جو ہر انسان حاصل کرسکتا ہے۔ اس کا رستہ کسی کے لئے خدا تعالےٰ نے بند نہیں کیا۔ مگر اس کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان میں یہ احساس اور خواہش ہو۔ کہ اسکی زندگی بےکار نہ جائے۔ اسکی کوئی غرض ہے اور وہ غرض پوری ہونی چاہیئے۔ جس انسان میں یہ احساس ہو۔ اور جو اس کے لئے کوشش کرے۔ وہ گودڑی میں پڑا ہوا بھی خدا تعالےٰ کا پیارا بن سکتا ہے۔ اور ہر انسان بڑا بن سکتا ہے۔ اور اتنا بڑا بن سکتا ہے کہ دنیا کی تمام بڑائیاں اسکے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ ایک انسان خواہ کتنی ہی کمزوری اور بےکسی کی حالت میں ہو۔ جب خدا تعالےٰ کا ہو جائے تو خدا تعالےٰ اسکے لئے ایسے سامان خود پیدا کر دیتا ہے۔ کہ اس طرح اسکی زندگی کارآمد بن جاتی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو اپنی زندگیاں مفید اور کارآمد بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنی زندگی کی قدر و قیمت سمجھنی چاہیئے۔ ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ۔ خدا تعالےٰ کو کسی کی کیا پرواہ ہے۔

پس ہر انسان کو غور کرنا چاہیئے کہ وہ کیوں پیدا ہوا۔ اس دنیا میں کیوں آیا۔ اور مرنے کے بعد وہ کیا چھوڑ کر جائے گا۔ اگر انسان ان باتوں پر غور کرے۔ اور اپنی زندگی کی غرض پوری کرنے کی کوشش کرے۔ تو اتنا بڑا بن سکتا ہے۔ کہ ملائکہ بھی اس پر رشک کرنے لگ جائینگے۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کو ہر روز یہ

غربا کیلئے غلہ کی تحریک ——— اور ——— احباب جماعت

یا ایھا النبی اطعم الجائع والمعتر

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ دنیا کی عام گرانی اور قحط کے آثار کے پیش نظر گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان کے غربار کی مدد کے لئے غلہ گندم مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے۔ کہ عام طور پر ہر احمدی خاندان اپنے گھر کے سالانہ خرچ کا چالیسواں حصہ اس تحریک میں دے۔ زمیندار احباب ایک سو من پر ایک من گندم دیں۔ اور جماعت کے بڑے بڑے زمیندار اور امراء اپنی توفیق اور طاقت کے مطابق اس میں حصہ لیں۔ ۱۸ مئی کے خطبہ جمعہ میں حضور نے اس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا۔ کہ ابھی تک اس تحریک میں بہت کم احباب نے حصہ لیا ہے۔ چونکہ بعض طبائع بار بار کی یاد دہانی کی محتاج ہوتی ہیں۔ اس لئے چند امور عرض کئے جاتے ہیں۔

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اسلام نے دنیا کے غریب مفلس اور فاقہ کش طبقہ کے آرام آسائش اور فارغ البالی کے لئے بہترین اور مکمل ترین نظام پیش کیا ہے۔ اور ایسے اصول بتائے ہیں۔ جو مزدور اور سرمایہ دار کے پیچیدہ مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے حل کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت آدم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

"ان لک الا تجوع فیہا ولا تعریٰ وانک لا تظمؤا فیہا ولا تضحیٰ (طٰہٰ ع ۷)

یعنی ہم نے اپنا پہلا قانون جو دنیا میں نازل کیا۔ اس میں ہم نے آدم سے کہہ دیا تھا۔ کہ ہم ایک ایسا قانون تمہیں دیتے ہیں جو تجھ کو اور تیری امت کو جنت میں داخل کر دے گا۔ وہ قانون ہر ایک کے لئے کھانے پینے۔ لباس اور رہائش کا انتظام کر دیگا۔ ایسا انتظام جس کے بعد کوئی شخص دنیا میں بھوکا۔ پیاسا ننگا اور بغیر مکان کے نہ رہے گا۔

(اسلام کا اقتصادی نظام از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ)

اگر مندرجہ بالا دعویٰ ایک سچا دعویٰ ہے۔ اور ہر احمدی یقین رکھتا ہے۔ کہ یہ دعویٰ بالکل صحیح اور مبنی بر حقیقت ہے۔ تو پھر ہم میں سے ہر فرد کا فرض ہے کہ ضرورت کے وقت اپنے عمل سے اس دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کی انتہائی کوشش کرے ورنہ اگر ہمارا دعویٰ تو یہ ہو کہ ہم مذہبی طور پر غربار کی مدد کرنے اور انہیں مصائب سے بچانے پر مجبور ہیں۔ لیکن ہمارا عمل یہ ہو کہ ہم خود اپنی جماعت کے احباب کی تکلیف میں بھی ان کی مدد نہ کر سکیں۔ تو یہ ایک ایسا افسوسناک منظر ہوگا۔ جو اسلام اور احمدیت کی پاک تعلیم کی تضحیک کا موجب ہوگا۔ اور احمدیت کی اشاعت میں ایک اہم روک ثابت ہوگا۔ کیونکہ دنیا کبھی محض دعویٰ پر مطمئن نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ہمیشہ عمل سے نتیجہ اخذ کیا کرتی ہے۔

جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بارہا ارشاد فرما چکے ہیں۔ اس زمانہ میں احمدیت کا اصل مقابلہ کمیونزم کی تحریک سے ہے۔ جو دنیا بھر میں دہریت۔ مادیت اور کفر و الحاد پھیلانے کا ایک اہم ذریعہ بنی ہوئی ہے۔ اس تحریک کا یہ منشا ہے کہ وہ دنیا کے فاقہ کش۔ غریب اور نادار طبقہ کو سرمایہ داروں کے مظالم سے بچا کر ان کے لئے آرام و آسائش اور فارغ البالی کی زندگی مہیا کرے۔ اگر ہم سنجیدگی کے ساتھ اس گمراہ کن تحریک کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ ہم دنیا پر ثابت کر دیں کہ اسلام اور احمدیت نے جو اصول غربار کے آرام و آسائش کے لئے اور سرمایہ دارانہ نظام کو مفید بنانے کے لئے پیش کئے ہیں۔ وہی غربار کے مصائب کا اصل علاج ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی طریق کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو چونکہ علم تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کو اس زمانہ میں ایک ایسی تحریک سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ جو خاص طور پر غربار کی ہمدردی کا دعویٰ کرے گی۔ اس لئے اس نے اس زمانہ کے مامور اور مرسل کو اور اس کی معرفت اس کی جماعت کو خاص طور پر غربار کی مدد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے: یا ایھا النبی اطعم الجائع و المعتر۔ یعنی اے نبی بھوکے اور تکلیف زدہ کو کھانا کھلا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر جماعت احمدیہ کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ اسے غربار کی مدد کرنی چاہیئے۔ بالخصوص ان کی خوراک کے متعلق جو تحریک بھی ہو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اگرچہ آج ہمارے ہاتھ میں وہ اسباب نہیں ہیں۔ جن کے ذریعہ ہم دنیا بھر کے غربا و مساکین کے دردوں اور دکھوں کا علاج کر سکیں۔ لیکن جس حد تک اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسلامی اصول کو عملی دنیا میں رائج و راسخ کرنے کی کوشش کریں اور اپنی بساط کے مطابق کوشش کرتے رہیں۔ کہ ہمارے مالی ہماری طاقتیں اور اختیارات دنیا کے مظلوم اور نادار طبقہ کے کام آئیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک غلہ نے ہمارے لئے ایک موقع بہم پہنچا دیا ہے۔ کہ دنیا کی نادار اور مظلوم آبادی کی مدد کے لئے کمیونزم کے مقابلہ میں اسلام نے جو اصول پیش فرمائے ہیں۔ ان کی برتری اور فضیلت کو عملی طور پر کسی حد تک دنیا کے سامنے پیش کر دیں۔ اگر ہم میں سے ہر فرد اس مبارک تحریک میں نہایت ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لے اور اپنے نادار بھائیوں کی مدد کے لئے مطالبہ سے کہیں بڑھ کر رقم یا غلہ اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دے۔ تو یقیناً یہ ایک ایسی شاندار مثال ہوگی۔ جو دوست اور دشمن کو متاثر کئے بغیر نہ رہے گی۔ اور دنیا یہ امر تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ کہ جو جماعت طاقت اور اختیار و اقتدار سے محروم ہونے کے باوجود غربار کی مدد کے لئے ایسا بے نظیر نمونہ دکھاتی ہے۔ اگر دنیا کے اختیارات اسے سونپ دیئے جائیں۔ تو یقیناً وہ دنیا کے تمام مظلوم اور مفلس لوگوں کے مصائب و مشکلات کو بھی دور کرنے پر قادر ہوگی۔

بالآخر سیدنا حضرت المصلح الموعود امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کا ایک ضروری ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔ ان احباب کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے دنیوی آرام و آسائش اور مال و متاع سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ یہ ارشاد خاص طور پر نہایت سنجیدگی اور غور و فکر کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"امراء کو چاہیئے۔ کہ وہ وقت پر اپنی ذمہ واری کو سمجھیں۔ اور ان حقوق کو ادا کریں۔ جو ان پر غربار کے متعلق عائد ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کمیونزم کا پیدا ہونا ایک سزا ہے ان لمبے مظالم کی جو امراء کی طرف سے غربار پر ہوتے چلے آئے تھے۔ لیکن اب بھی وقت ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریں اور توبہ سے اپنے گذشتہ گناہوں کو دور کرنے کی کوشش کریں اگر وہ اپنی مرضی سے غربار کو ان کے حقوق ادا نہیں کریں گے۔ تو خدا اس سزا کے ذریعے ان کے اموال ان سے لے لیگا۔ .... اب یہ تمہارا اختیار ہے کہ چاہو تو اللہ تعالیٰ کے اس محبت کے ہاتھ کو جو تمہاری طرف بڑھایا گیا ہے۔ ادب کے ساتھ تھامو اور اپنے اموال کو غربار کی بہبودی کے لئے خرچ کرو۔ اور اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو برداشت کر لو۔ اور دولت اپنے پاس رکھو۔ جو کچھ دنوں بعد تم سے باغیوں اور فسادیوں کے ہاتھوں چھنوا دی جائیگی"

(اسلام کا اقتصادی نظام)

(خاکسار خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ ٹھوالڑ و نجواں کے سالانہ جلسے

مورخہ ۷، ۸، ۹ر جون کو جماعت احمدیہ ٹھوالڑ اپنا سالانہ جلسہ کر رہی ہے۔ جس میں مرکز سے علماء کرام شمولیت کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ مضافات کی جملہ جماعتوں کے احباب کو چاہیئے۔ کہ خود بھی جلسہ میں شامل ہوں۔ اور غیر احمدی رشتہ داروں کو بھی جلسہ میں شمولیت کی تحریک کریں نیز ۱۲ر جون جماعت احمدیہ ونجواں کا جلسہ ہوگا۔

(انچارج مقامی تبلیغ)

اعلان

سید اعجاز احمد صاحب اور ماسٹر سلطان احمد صاحب کو توسیع تعلیم کے سلسلہ میں عارضی طور پر نظارت ہذا کا کارکن مقرر کیا گیا تھا۔ ۵/مئی سے دونوں فارغ ہو چکے ہیں۔ دفتر تعلیم و تربیت سے اب ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

احرار کی تازہ بے اصولیاں

اخلاقی گراوٹ کی انتہاء

پنجاب کے صدر مقام لاہور کی میونسپل کمیٹی کو حال ہی میں کارپوریشن بنا دیا گیا ہے یہاں کے انتخابات کی وجہ سے پچھلے دنوں لاہور میں بڑی گہما گہمی رہی۔ گو یہ ایک مقامی کارپوریشن کا انتخاب تھا۔ مگر لاہور کی مرکزی حیثیت کے باعث اسے صوبہ کی سیاسیات میں بڑی اہمیت دی گئی۔ تمام پارٹیوں نے پوری طاقت سے ان انتخابات میں حصہ لیا۔ ہندو۔ مسلمان۔ سکھ۔ اچھوت وغیرہ سب نے اپنے اپنے انتخابی منشور کی اشاعت کر کے اپنے امیدواروں کو کامیاب کرایا۔ متناسب آبادی کے اعتبار سے کسی پارٹی کو زیادہ نشستیں ملیں اور کسی کو کم۔ موجودہ آئین کی رو سے سوسائٹی کے ان عناصر کی نمائندگی کے لئے جن کو انتخابات میں کوئی نشست نہ ملے یا مناسب نمائندگی حاصل نہ ہو سکے سرکاری نامزدگی کا اصول رائج ہے تاکہ ان کے حقوق کی حفاظت ہو سکے وزیر لوکل سلیف گورنمنٹ پنجاب چوہدری لہری سنگھ نے اپنے اس آئینی حق کو استعمال کرتے ہوئے کچھ لوگوں کو نامزد ممبر منتخب کیا۔ جن میں سے ایک مسٹر قیصر مصطفےٰ ابن مولوی مظہر علی صاحب اظہر احراری بھی ہیں۔

جو لوگ حالات سے واقف ہیں ان کو علم ہو گا کہ گذشتہ صوبائی انتخابات میں احرار نے یونینسٹ پارٹی کے ساتھ اشتراک کیا۔ اسے گو پہلے خفیہ رکھنے کی کوشش کی گئی۔ مگر بعد میں یہ ایک کھلا راز بن گیا۔ اس اشتراک عمل کا جو حشر ہوا وہ بھی سب کو معلوم ہے یعنی احرار کا کوئی نمائندہ احراری ٹکٹ پر کامیاب نہ ہو سکا۔ اور یونینسٹ پارٹی کو جو صوبہ کی سب سے بڑی برسر اقتدار پارٹی تھی اس کی حریف یعنی مسلم لیگ پارٹی کی توقع اور اندازہ سے بھی کہیں زیادہ شکست ہوئی۔ اور یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ احرار کی کشتی جس کے لئے ڈوبنا مقدر ہو چکا تھا۔ یونینسٹ پارٹی کو بھی لے ڈوبی

مسٹر قیصر مصطفےٰ جن کی لاہور کارپوریشن میں سرکاری نامزدگی کا ابھی ذکر کیا گیا ہے احرار کے مشہور لیڈر مسٹر مظہر علی اظہر کے صاحبزادہ ہیں۔ اور غالباً یہی ان کی سب سے بڑی قابلیت ہے جس کی بناء پر ان کی نامزدگی ہوئی ہے۔

مسٹر قیصر مصطفےٰ کا سرکاری نامزد ممبر کی حیثیت میں لاہور کارپوریشن میں داخل ہونا جہاں ایک طرف احرار کی "حریت" اور آزادی کے دعاوی کی قلعی کھول رہا ہے وہاں دوسری طرف ان کی جنم بھومی (پنجاب) کے مرکز (لاہور) میں ان کی رہی سہی زندگی کے خاتمہ کا اعلان بھی کر رہا ہے۔ کیا یہ مقام عبرت نہیں کہ وہی لاہور جہاں کسی زمانہ میں احرار کا طوطی بولتا تھا۔ ہاں وہی لاہور جہاں کسی وقت بقول مسٹر مظہر علی اظہر" احرار احرار کی صدائیں بلند ہوتی تھیں" (ایک خوفناک سازش ص۳۴) آج اسی لاہور میں کسی احراری لیڈر کو کارپوریشن کا انتخاب لڑنے کی جرأت تک نہ ہوئی۔ اور بالآخر ایک سرکاری نامزدگی کے ذریعہ کارپوریشن میں داخل ہو کر اپنی ہوس ممبری پوری کرنی پڑی۔ کیا "حکومت الٰہیہ" قائم کرنے والوں کے یہی طور طریقے ہونے ہوتے ہیں؟۔ اور کیا "حریت" کے یہی اقتضاء ہیں؟ احرار میں اگر ذرہ برابر بھی غیرت باقی ہے تو آئندہ سے ان کو "حکومت الٰہیہ" اور "حریت" کی علمبرداری کے بلند بانگ دعاوی کرنے سے شرم آنی چاہیئے۔

مسٹر مظہر علی اظہر خوش ہیں شاید اپنی بڑی کامیابی سمجھتے ہوں گے کہ وہ وزیر اعظم کی امداد سے اپنے بیٹے کو کارپوریشن کا نامزد ممبر منتخب کرا سکے مگر اہل نظر دیکھ رہے ہیں کہ یہی نامزدگی لاہور میں احرار کی لاش کے تابوت کا آخری کیل ثابت ہو رہی ہے

اس احراری ڈرامہ کا ایک اور دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اسی کارپوریشن کے لئے گورنمنٹ نے ایک کانگرسی خاتون پاربتی دیوی کو بھی نامزد ممبر منتخب کیا۔ گورنمنٹ کے اعلان نامزدگی کے بعد اخبارات میں دیوی صاحبہ کا ایک بیان شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے اپنی سرکاری نامزدگی کو ٹھکراتے ہوئے کہا کہ "میں سرگرم کانگرسی کارکن ہوتے ہوئے نامزدگی کے اصول کو صحیح تسلیم نہیں کر سکتی۔ اور اس وجہ سے نامزد ممبر بن کر کارپوریشن میں جانا منظور نہیں کرتی۔" (پرتاپ مؤرخہ ۲۲ مئی ۱۹۴۶ء)

پاربتی دیوی کے اس اعلان پر مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی رگ حریت اتنے زور سے پھڑکی کہ آپ نے فوراً ایک تار ماسٹر تاج الدین کی مدد سے انگریزی میں تیار کر کے لدھیانہ سے دیوی مذکور کو دیا۔ جس میں آپ نے اسے اس کے اس حریت پرور کارنامے پر مبارکباد دی۔ لیکن دنیا حیران ہے کہ ایک غیر قوم کی عورت کو تو مولوی حبیب الرحمٰن نے اپنی جیب خاص سے ایک رقم خرچ کر کے تار دینا ضروری اور مناسب جانا۔ مگر خود اپنی پارٹی کے لیڈر مسٹر مظہر علی اظہر کے فرزند ارجمند کو اس شجرۂ ممنوعہ سے روکنے کے لئے ایک خط بھی نہ لکھا۔ اور نہ اس فعل کی مذمت کی۔

اب ذرا اس سے آگے بڑھئے۔ کارپوریشن کے انتخابات اور نامزدگیاں جب مکمل ہو گئیں تو میئر کا انتخاب ہونے لگا۔ سارے شہر میں بڑے زور سے کنویسنگ ہوا۔ کانگرس نے مسلم لیگ کو شکست دینے کے لئے ایک پارٹی بنائی۔ جسے اس نے "سٹی زن پارٹی" کا نام دیا۔ اس میں کچھ مسلمان بھی شامل ہو گئے۔ مسٹر قیصر مصطفےٰ چونکہ سرکاری نامزد ممبر ہیں۔ اور مسلم لیگ پنجاب کی موجودہ وزارت کا حزب مخالف ہے۔ اس لئے وہ مسلم لیگ کے مقابلہ میں "سٹی زن پارٹی" کے ممبر بن گئے۔ اور ہم نے اخبارات میں پڑھا کہ انہوں نے پارٹی کی وفاداری کا حلف بھی اٹھا لیا۔

اس حلف وفاداری کے امتحان کا سب سے پہلا موقعہ میئر کا انتخاب تھا۔ ہر شخص اپنے حلف کی پابندی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ حلف تو حلف ہے ایک شریف آدمی تو معمولی قول و قرار کی خلاف ورزی کو بھی موت سے بدتر سمجھتا ہے۔ مگر ۳۰ مئی کو دنیا یہ دیکھ کر ششدر رہ گئی۔ کہ میئر کے انتخاب میں صف اوّل کے احراری لیڈر کے اس فرزند ارجمند نے مسلم لیگ کے امیدوار کے حق میں ووٹ دیا۔ اور آپ کو معلوم ہے یہ بدعہدی اور حلف شکنی کیوں کی گئی؟ کیا مسٹر قیصر مصطفےٰ کے دل میں قومی جذبہ کے بے پناہ جوش نے انہیں میدان مقابلہ میں مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دینے پر مجبور کیا؟ اگر ایسا ہوتا تو لوگ سمجھتے کہ ایک نوجوان قومی جذبات کے ہجوم میں حلف اور عہد کا پاس بھول گیا۔ لیکن افسوس کہ واقعہ یہ نہیں بلکہ یہ ہے کہ مسٹر قیصر مصطفےٰ نے یہ بدعہدی اور حلف شکنی اس حرص اور طمع کی بناء پر کی کہ مسلم لیگ ان کو کارپوریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر منتخب کرے گی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ کیا بے اصولے پن اور کیریکٹر کی گراوٹ کی کوئی اس سے بھی زیادہ گھناؤنی اور ذلیل شکل ہو سکتی ہے؟

یہ ہیں وہ لوگ جنہیں احرار کہا جاتا ہے۔ اور یہ ہیں ان کے افعال اور کارنامے۔ کیا ایسے کیریکٹر کے لوگ مسلمانوں کے رہنما بننے کے اہل ہیں؟ جو لوگ معمولی معمولی ذاتی فوائد پر انسانیت کے ابتدائی اصول کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ان پر کوئی کیا اعتماد اور بھروسہ کر سکتا ہے ٭ خاکسار علی محمد اجمیری

معاونین الفضل

مجلس خدام الاحمدیہ (حلقہ وسط) شہر دہلی نے روزانہ الفضل کے لئے ۲ دو اور خطبہ نمبر کے لئے ایک خریدار مہیا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جزائے خیر عطا فرمائے۔ دیگر مجالس کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ان کی ذرا سی توجہ سلسلہ کے اخبار کی ترقی اشاعت کا موجب ہو سکتی ہے۔ (منیجر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ھمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ کا تحریر فرمودہ

اٹھرا کے مریضوں کیلئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے مکمل خوراک گیارہ تولے بارہ روپے عہ۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اعلان نکاح

میرے لڑکے محمد اشرف صاحب کھوکھر کا نکاح ہمراہ محمودہ بیگم بنت فلائیٹ سارجنٹ محمد حسین صاحب کھوکھر آف افریقہ بعوض پانچصد روپیہ مہر مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی نے ۵ مئی ۱۹۴۶ء کو مسجد محلہ دار البرکات میں اعلان فرمایا فلائیٹ سارجنٹ محمد حسین صاحب کھوکھر کی غیر حاضری کی وجہ سے ولایت کے فرائض ان کے والد میاں امام الدین صاحب کھوکھر نے ادا کئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے مبارک کرے

(محمد حسین کھوکھر آف کراچی)

درخواست دعا — عاجز کی اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں آجکل ضعف اور نقاہت بہت زیادہ ہے جسکی وجہ سے بہت تکلیف ہے تمام احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ انکی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے خاص طور دعا فرمائیں والسلام دعاگو خاکسار۔ ڈاکٹر محبوب الرحمن بنگالی

ضروری اعلان مبلغ دس روپے انعام

میرا بچہ سید اکبر شاہ عمر ۱۴ سال رنگ گندمی جسم پتلا دبلا سر پر سیاہ ٹوپی پاؤں میں چپلی تنگ پاجامہ قمیض دھاریدار ہے۔ عرصہ چار روز سے غائب ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو یا پتہ چلے تو اطلاع دیکر مشکور فرماویں اور اگر کوئی بھائی مہربانی کر کے گھر پہنچا دے گا۔ تو علاوہ کرایہ آمد و رفت وغیرہ خوراک کے مبلغ دس روپے انعام بھی دیا جائیگا والسلام:۔ سید عمر شاہ کارکن دفتر الفضل قادیان!

نظام نو انگریزی کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ موجودہ اور مستقبل بتلایا گیا اور دوسرے بہت سے تبلیغی مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے جس سے تمام جہان کے انگریزی دان پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت و فوقیت ظاہر ہو سکتی ہے

قیمت ۴؍ ایک روپیہ کے پانچ معہ محصولڈاک

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ایجنٹوں کی ضرورت

محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو پنجاب یو۔ پی۔ سندھ اور کراچی کے علاقوں میں دورہ کرکے آرڈر حاصل کر سکیں۔

ولائتی اور امریکن مال کے آرڈر حاصل کرنے ہوں گے نیز مبیٹی کے لیدر گڈس کے تیار کردہ اشیاء کے آرڈر حاصل کرنے ہوں گے۔ معقول کمیشن و تنخواہ دی جاوے گی

مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں مطلوب ہیں

The Master Traders
3/24 Jamshed Phiroz Mahal
BOMBAY 3

"کیا کرنا چاہیئے"

گاندھی جی

"اس کا سبب خواہ کچھ بھی ہو لیکن واقعہ یہ ہے کہ اگر حکومت اور عوام اس نازک غذائی صورت حال کا مقابلہ جرأت اور سکون کے ساتھ نہیں کرتے تو تباہی یقینی ہے۔ ہم کو اس بیرونی حکومت کے خلاف اس محاذ کے سوا تمام محاذوں پر جنگ کرنا چاہیئے بلکہ اس محاذ پر بھی لڑنا چاہیے بشرطیکہ وہ مدلل اور معقول رائے عامّہ کے خلاف حقارت یا لاپرواہی کا رویّہ اختیار کرے۔"

۱۷ فروری کا بیان

ہمارا عہد اور ہماری اپیل

اُن لوگوں سے جو کمی کے علاقہ میں رہتے ہیں ہم پوری امداد کا عہد کرتے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع و وسائل کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ اور اُن کو امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ غذا کی کمی میں مساویانہ حصہ رسدی کا خیال رکھا جائے گا اور پورے ملک میں یکساں تقسیم ہوگی۔ راشننگ کو وسعت دیدی گئی ہے کہ ہر متنفس اپنا صحیح حصہ پا سکے۔ قیمتوں کے کنٹرول کو سختی سے برقرار رکھا جائیگا۔ اس لئے آپ بھی پُرسکون رہیئے اور اعتماد کیجئے۔ ضرورت سے زیادہ نہ خریدیئے نفع بازوں سے کوئی سروکار نہ رکھیئے۔

اُن لوگوں سے جو فاضل پیداوار کے علاقوں میں رہتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ وہ پوری پوری طرح مدد کریں۔ اگر آپ اپنا فاضل غلہ دینے کیلئے کہا جائے تو کیا آپ کے پاس آپ کی ضرورتوں سے بہت زیادہ بچ رہے گا۔ اگر آپ کے شہر میں راشننگ جاری کر دیا جائے تو یہ یاد رکھئے کہ ایسا قدم صرف آپ کے ہم وطنوں کی مدد کیلئے اُٹھایا گیا ہے۔ اس کے باوجود بھی آپ کے پاس کافی اناج بچ رہے گا۔ چھوٹی سے چھوٹی مقدار میں ذخیرہ نہ کیجئے۔ حکومت کے ذمہ داروں سے تعاون کیجئے۔

تاجروں اور کاشتکاروں کو پیغام

آپ سے جس قدر اناج ممکن ہو سکے نکال دیجئے۔ اناج کی مقدار کا ہر مَن جو ذخیرہ کیا جائے اپنے بہت سے ہم وطنوں کی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔ صرف کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کیجئے جو آپ کے اور خریدار کے دونوں کے لئے مناسب ہیں۔ دوسروں کی مصیبت کے سہارے دولت کمانا ایک لعنت ہے۔

حکومت اور عوام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منافع بازوں اور چور بازاریوں کو ہر ممکن طاقت سے جو انہیں حاصل ہے پکڑ ڈالیں گے۔ چور بازار سے گریز کیجئے۔ یہ کام مجرمانہ ہے۔

غذائی بحران
کو
شکست دے دیجئے

بلکہ کوشش کیجئے — بلکہ حصہ لیجئے

افوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۴ جون۔ آج صبح ساڑھے تین گھنٹے تک مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس مسٹر جناح کی صدارت میں ہوتا رہا۔ اجلاس میں مسٹر حسن شہید سہروردی اور مولوی محمد عثمان صدر جمعیۃ العلمائے اسلام ہند کے علاوہ شیعوں کے ایک مقتدر لیڈر بھی شریک ہوئے۔ امید ہے کہ آج شام تک کمیٹی وزارتی مشن کی تجاویز کے متعلق کسی فیصلہ پر پہنچ جائے گی۔ کل یہ فیصلہ منظوری کے لئے مسلم لیگ کونسل میں پیش کیا جائے گا۔ کونسل کے اجلاس میں سر فیروز خاں نون خاص دعوت پر شریک ہوں گے۔

نئی دہلی ۴ جون۔ کومشن کی روانگی کا دارومدار مسلم لیگ اور کانگرس کے رویہ پر ہے۔ لیکن غالب خیال یہی ہے کہ جون کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ تک مشن آخری فیصلہ کرنے کے قابل ہو جائیگا اور اسی ہفتہ وہ عازم لنڈن ہو جائیگا۔

لنڈن ۴ جون۔ آج ہاؤس آف کامنز میں بتایا گیا کہ مئی کے مہینے میں دو لاکھ ۵۰ ہزار ٹن گندم ہندوستان روانہ کی گئی۔ جون کے مہینے میں امید ہے کہ دو لاکھ ٹن سے زیادہ گندم بھیجی جائے گی۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے لئے آٹھ ہزار ٹن چاول بھی مہیا کیا گیا۔

سری نگر ۴ جون۔ آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس کے سیکرٹری آجکل سری نگر آئے ہوئے ہیں۔ کل آپ نے وزیر اعظم کشمیر سے ملاقات کی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس ملاقات میں شیخ محمد عبد اللہ کے مقدمہ میں صفائی پیش کرنے کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔

لاہور ۴ جون۔ سونا ۱۱۲ روپے۔ پونڈ ۷۶ روپے۔ چاندی ۲۴۲ روپے۔ امرتسر سونا ۱۰۹/- روپے

لاہور ۳ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سونے اور چاندی کے نرخوں پر کنٹرول کرنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ کیونکہ سونے اور چاندی کا سٹہ زوروں پر ہونے کی وجہ سے نرخ سرعت سے بڑھ رہا ہے۔

استنبول ۳ جون مشرقی ترکی میں گذشتہ دنوں جو زلزلہ آیا تھا وہ اتنا تباہ کن تھا کہ ابھی تک نقصان جان کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ اس وقت تک ۲۲۰ اشخاص ہلاک اور ۱۴۳ مجروح ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

نئی دہلی ۔۴ جون معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے ہند نے سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ اور پنجاب اسمبلی کی اکالی پارٹی کے لیڈر سردار بلدیو سنگھ کو ملاقات کی دعوت دی ہے۔ دونوں لیڈر جمعرات کو وائسرائے سے ملیں گے۔ جمعہ کے دن پنجاب اسمبلی کے سکھ ممبروں کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ دونوں لیڈر اس میٹنگ میں وائسرائے سے اپنی گفتگو کی تفصیل پیش کریں گے

بمبئی ۴ جون۔ آج تیسرے پہر آل انڈیا اچھوت فیڈریشن کا جلسہ راؤ بہادر شو راج کی صدارت میں منعقد ہوا۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر ڈاکٹر امبیدکر بھی خاص دعوت پر اس میں شامل ہوئے۔ جلسہ میں وزارتی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

بمبئی ۴ جون۔ فرانسیسی ہندوستان کے گورنر نے اعلان کیا ہے کہ اس امر کا فیصلہ فرانسیسی ہند کے باشندے خود کریں گے کہ انہیں وزارتی تجاویز کے متعلق کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے

کرنال ۳ جون۔ ایک قریبی گاؤں میں ایک عورت کے ہاں ایک وقت چھ بچے پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک کے اعضا ٹھیک نہیں ہیں۔ ایک مر گیا ہے اور چار زندہ موجود ہیں۔

امرتسر ۳ جون۔ ایک مقامی انجمن نے حکومت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ مقامی میونسپلٹی کے محکمہ بجلی نے چالیس ہندوؤں، چالیس مسلمانوں اور چالیس سکھوں کا ٹھیکہ خلاف قانون طور پر ایک مقامی سکھ ہندو سیٹھ کو دیدیا ہے۔ جلسہ کے بڑے بڑے افسر

اور کشمیر اور اس کارروائی میں شامل ہیں

لاہور ۴ جون۔ ہند سکھ اقلیتوں کی حفاظت کرنے والے بورڈ نے یہ قرارداد پاس کی ہے۔ کہ کشمیر میں شیخ محمد عبد اللہ نے جو ایجی ٹیشن جاری کر رکھی ہے۔ اس کا مقصد کشمیر میں اسلامی حکومت قائم کرنا ہے۔

روم ۳ جون۔ کل چار انجنوں والے ایک امریکن طیارے کو دس ہزار فٹ کی بلندی پر آگ لگ گئی۔ اور وہ سمندر میں گر گیا۔ آٹھ اشخاص پیراشوٹ کے ذریعے بچ گئے۔ اور قریباً بیس مسافر ہلاک ہو گئے

برلن ۳ جون۔ جرمن کی انٹی فاسسٹ پارٹی کی طرف سے آج برلن میں مظاہرہ کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن اتحادی حکام نے مخالفت کر دی۔ ممانعت کے باوجود انہوں نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں فاسسٹوں کی مخالفت کی بجائے اتحادیوں کے خلاف مظاہرے کرنا شروع کر دیئے اور آزاد جرمن گورنمنٹ کا مطالبہ کیا۔ جلسے کے آخر میں بالشویک ترانہ گایا گیا۔

حیدرآباد دکن ۳ جون ایک نوسالہ لڑکی نے تیراکی کا ریکارڈ مات کر دیا۔ وہ تین گھنٹے پچیس منٹ میں پانچ میل تیری۔

کیپ ٹاؤن ۳ جون جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ نے ایشیائی باشندوں کے خلاف جو امتیازی بل منظور کیا تھا۔ اس پر گورنر جنرل نے دستخط کر دیئے ہیں۔ اب یہ بل قانون بن گیا ہے۔ اس کی رو سے ایشیائی

لنڈن میں اسلامی اصول پر آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر

لنڈن ۲ جون۔ مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ آج نوکلور فیلوشپ کے ممبر مسجد دیکھنے کے لئے آئے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے ان کے سامنے اسلامی اصول پر تقریر فرمائی۔ اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔

چوہدری عبد اللہ خانصاحب (برادر آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب) کی حالت تسلی بخش ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

باشندوں اور ہندوستانیوں پر زمین کی خرید کے متعلق پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں کونسلوں میں ایشیائی باشندوں کی نمائندگی یوروپین ممبر کیا کریں گے۔

دہلی ۳ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جناح نے کل کی ملاقات میں وائسرائے سے ریلوے کی متوقع ہڑتال کے متعلق بھی بات چیت کی ہے۔ وائسرائے ہند نے اس سلسلہ میں پنڈت نہرو اور نوابزادہ لیاقت علی خان سے بھی گفت و شنید کی ہے۔ اور ریلوے ملازمین کے مطالبات کے متعلق حکومت کا کیس پیش کیا ہے۔

نیویارک ۳۰ جون۔ امریکن خفیہ پولیس کے افسروں نے جنرل میکارتھر کو قتل کرنے کی ایک تیسری سازش پکڑی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حملہ آور اس وقت آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے جب کہ وہ امریکی فوج کے مرکز اور امریکی سفارت خانہ کے درمیان سے گذر رہے تھے۔ پولیس کو چونکہ بر وقت اس سازش کی اطلاع کر دی گئی تھی۔ اس لئے یہ سازش کامیاب نہ ہو سکی۔

ماسکو ۳ جون۔ ایک سرکاری اخبار میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ کے مقبوضہ علاقہ میں لاکھوں کی تعداد میں مسلح جرمنی فوج موجود ہے بہت سے جرمنی کارخانے سامان حرب بھی تیار رہے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ نے ان کے خلاف ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی۔

نئی دہلی ۴ جون۔ آل انڈیا ریلوے مینز فیڈریشن کی کمیٹی آف ایکشن کے کچھ ممبر اپنے طور پر ریلوے بورڈ سے مل کر سمجھوتہ کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ بورڈ نے جو تجاویز فیڈریشن کے سامنے رکھی تھیں۔ ان کا ابھی تک جواب نہیں دیا گیا۔ اگلے سوموار کو فیڈریشن کی کونسل کا جلسہ ہوگا جس میں ان تجاویز پر غور کیا جائیگا

کلکتہ ۱۲ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریلوے حکام متوقع ہڑتال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں صوبائی وزراء سے بھی مشورہ کر لیا گیا ہے

سرینگر ۴ جون شہر میں دو ہفتوں کیلئے کرفیو آرڈر میں توسیع کر دی گئی شیخ محمد عبد اللہ کا مقدمہ جولائی تک پیش نہ ہوگا تاکہ وہ صفائی پیش کرنے کیلئے وکلاء کا انتظام کر سکیں۔